

دعوت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے جدید اسالیب دعوت کا تقابلی جائزہ  
A Comparative Study of the Modern Methods of Dawah of Dawat-e-Islami and  
Tablighi Jamaat

Riaz ul Haq

[riazattari12@gmail.com](mailto:riazattari12@gmail.com)

Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies & and Sharia, MY University, Islamabad, Pakistan

Dr. Kulsoom Fatima

[kulsoom.fatima@smme.nust.edu.pk](mailto:kulsoom.fatima@smme.nust.edu.pk)

Assistant Professor, National University of Sciences and Technology (NUST), Islamabad, Pakistan

Corresponding Author: Riaz ul Haq [riazattari12@gmail.com](mailto:riazattari12@gmail.com)

Received: 28-10-2025 Revised: 13-11-2025 Accepted: 26-11-2025 Published: 11-12-2025

## ABSTRACT

*This study presents a comparative analysis of the modern methodologies of da'wah adopted by Dawat e Islami and Tableeghi Jamat. Both movements are globally recognized Islamic revivalist organizations that aim at the moral, spiritual, and social reform of individuals; however, they differ significantly in their contemporary approaches to religious outreach. The research highlights that Dawat-e-Islami employs a structured, institutional, and multi-dimensional model of da'wah, integrating formal educational institutions, training centers, media platforms, digital outreach, and organized missionary caravans. This approach reflects adaptability to modern communication systems and aims to expand outreach through diversified and technologically supported channels. In contrast, Tablighi Jamaat maintains a non-institutional, simple, and face-to-face model of da'wah, primarily focusing on spiritual reform through personal interaction, mosque-based activities, field visits (khurooj), and a concise six-point curriculum. Its methodology emphasizes sincerity, simplicity, and direct human engagement while largely avoiding formal media and technological dependence. The study concludes that although both movements differ in structure and methodology, they share common objectives, including spiritual purification, adherence to the Sunnah, moral development, and individual reformation leading to societal improvement. Their divergence lies primarily in their operational strategies, with Dawat-e-Islami representing a modern institutional and media-oriented model, while Tablighi Jamaat reflects a traditional, grassroots, and experience-based approach to da'wah.*

**Keywords:** Da'wah methodologies, Dawat-e-Islami, Tablighi Jamaat, Islamic revival movements, comparative study, modern Islamic outreach, institutional da'wah, grassroots da'wah, religious education, missionary strategies, Islamic reform movements, media and da'wah.

مقدمہ

دعوت و تبلیغ اسلام کے بنیادی فرائض میں سے ہے، اور عصر حاضر میں مختلف دینی تحریکوں نے اس فریضے کی ادائیگی کے لیے اپنے اپنے حالات، وسائل اور معاشرتی تقاضوں کے مطابق مختلف اسالیب اختیار کیے ہیں۔ ان میں دعوتِ اسلامی اور تبلیغی جماعت دو نمایاں عالمی تحریکیں ہیں جنہوں نے کم و بیش ایک ہی مقصد یعنی افراد کی اصلاح اور دین کی اشاعت کو اپنا ہدف بنایا ہے، تاہم ان کے دعوتی طریق کار اور جدید اسالیب میں واضح فرق پایا جاتا ہے۔ ایک جانب دعوتِ اسلامی نے ادارہ جاتی نظام، تعلیمی اداروں، میڈیا پلیٹ فارمز اور منظم تربیتی کورسز کے ذریعے دعوت کو کثیر الجہتی اور جدید ذرائع کے ساتھ ہم آہنگ کیا ہے، جبکہ دوسری جانب تبلیغی جماعت نے سادگی، غیر رسمی تنظیم، بالمشافہ دعوت اور عملی نمونے کو اپنی بنیادی شناخت بنایا ہے۔ اس پس منظر میں دونوں تحریکوں کے جدید

اسالیب دعوت کا تقابلی جائزہ نہ صرف ان کے فکری و عملی دائرہ کار کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے بلکہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ مختلف حالات اور معاشرتی تقاضوں کے تحت دعوت دین کے اسالیب کس طرح مختلف صورتیں اختیار کر سکتے ہیں، جبکہ مقصد دونوں کا ایک ہی یعنی اصلاح فرد و معاشرہ رہتا ہے۔

### دعوت اسلامی کے جدید دعوتی اسالیب

دعوت اسلامی کے بانی مولانا محمد الیاس قادری نے عصر حاضر کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے دعوت دین کے متعدد جدید، منظم اور مؤثر اسالیب اختیار کیے، جنہوں نے تبلیغ کو روایتی دائرے سے نکال کر ایک ہمہ گیر نظام میں تبدیل کر دیا۔<sup>1</sup> ان کے نمایاں جدید اسالیب درج ذیل ہیں:

#### 1. ادارہ جاتی و تنظیمی نظام

دعوت اسلامی نے دعوتی سرگرمیوں کو مؤثر، منظم اور پائیدار بنانے کے لیے ایک واضح ادارہ جاتی و تنظیمی نظام تشکیل دیا ہے، جس کی بنیاد مختلف شعبہ جات یا "مجالس" پر رکھی گئی ہے۔ ان مجالس کے ذریعے دعوت، تعلیم، تربیت، فلاحی خدمات، اشاعت اور میٹیا سے متعلق امور کو الگ الگ ذمہ داریوں کے تحت تقسیم کیا گیا ہے، تاکہ ہر شعبہ اپنے دائرہ کار میں زیادہ مؤثر انداز میں کام کر سکے۔ اس منظم تقسیم کار نے نہ صرف دعوتی عمل میں تسلسل پیدا کیا ہے بلکہ اس کے دائرہ اثر کو بھی وسیع کر دیا ہے، کیونکہ ہر مجلس اپنی مخصوص حکمت عملی کے تحت مختلف طبقات تک رسائی حاصل کرتی ہے۔ اس ادارہ جاتی ڈھانچے کی بدولت فیصلہ سازی، منصوبہ بندی اور عملدرآمد کے مراحل زیادہ مربوط اور نتیجہ خیز ہو گئے ہیں، جس سے دعوتی نظام ایک انفرادی کوشش کے بجائے ایک منظم اور ادارہ جاتی تحریک کی شکل اختیار کر گیا ہے۔<sup>2</sup>

#### 2. مدنی قافلوں کا منظم نظام

دعوت اسلامی کے دعوتی نظام میں "مدنی قافلوں" کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جو ایک منظم، منصوبہ بند اور مرحلہ وار دعوتی حکمت عملی کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس نظام کے تحت مختلف مدتوں پر مشتمل قافلے ترتیب دیے جاتے ہیں، جن میں 3 دن، 12 دن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے پروگرام شامل ہوتے ہیں، تاکہ شرکاء کو تدریجی طور پر دینی ماحول، عملی تربیت اور دعوتی تجربہ فراہم کیا جا سکے۔ یہ قافلے مخصوص شیڈول اور منظم منصوبہ بندی کے تحت مختلف علاقوں، شہروں اور حتیٰ کہ بین الاقوامی سطح پر سفر کرتے ہیں، جہاں نیکی کی دعوت، نماز کی ترغیب، اخلاقی اصلاح اور سنتوں کی تعلیم کو عام کیا جاتا ہے۔ اس منظم نظام کی بدولت نہ صرف انفرادی اصلاح کا عمل مضبوط ہوتا ہے بلکہ اجتماعی سطح پر دینی بیداری اور اصلاح معاشرہ کا دائرہ بھی وسیع ہو جاتا ہے، یوں مدنی قافلے دعوت اسلامی کے دعوتی ڈھانچے میں ایک مؤثر اور عملی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔<sup>3</sup>

#### 3. تربیتی مراکز (دارُ السنہ وغیرہ)

دعوت اسلامی کے دعوتی و تربیتی نظام میں "دارُ السنہ" جیسے مراکز ایک اہم عملی ادارہ جاتی حیثیت رکھتے ہیں، جہاں شرکاء کو محض نظری تعلیم نہیں بلکہ عملی تربیت کے ذریعے سنت نبوی ﷺ کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل مشق کروائی جاتی ہے۔ ان مراکز میں قیام کرنے والے افراد ایک منظم ماحول میں وقت کی پابندی، عبادات کی ادائیگی، اخلاقی تربیت، باہمی احترام اور دعوتی انداز گفتگو جیسے عملی پہلوؤں کو سیکھتے ہیں، تاکہ وہ اپنی روزمرہ زندگی میں دین کے عملی نفاذ کے قابل ہو سکیں۔ اس تربیتی نظام کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں سیکھنے کا عمل محض کلاس روم تک محدود نہیں بلکہ عملی مشاہدہ، صحبت صالحین اور روزمرہ معمولات کی اصلاح کے ذریعے انجام پاتا ہے، جس سے افراد کے کردار اور رویے میں واضح تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ یوں یہ تربیتی مراکز نہ صرف انفرادی اصلاح کا ذریعہ ہیں بلکہ معاشرتی سطح پر دینی شعور اور دعوتی صلاحیتوں کے فروغ میں بھی بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

#### 4. تعلیمی نیٹ ورک

دعوت اسلامی نے دعوتی حکمت عملی کے تحت ایک منظم تعلیمی نیٹ ورک قائم کیا ہے جس کا مقصد دینی و عصری تعلیم کو یکجا کر کے ایک متوازن اور ہمہ جہت تعلیمی ماڈل تشکیل دینا ہے۔ اس نظام کے تحت جامعات المدینہ میں اعلیٰ سطح کی دینی تعلیم، مدارس المدینہ میں بنیادی و متوسط دینی تربیت، جبکہ دارُ المدینہ میں عصری تعلیم کے ساتھ دینی اقدار کی آبیاری کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس تعلیمی ڈھانچے کی خاص بات یہ ہے کہ یہ طلبہ کو محض علمی معلومات فراہم کرنے تک محدود نہیں رہتا بلکہ ان کی اخلاقی، عملی اور دعوتی تربیت کو بھی ساتھ ساتھ فروغ دیتا ہے، تاکہ وہ مستقبل

میں معاشرے کے فعال اور باکردار افراد کے طور پر سامنے آسکیں۔ اس مربوط نظام کے ذریعے دعوتِ اسلامی نے ایک ایسا تعلیمی ماڈل پیش کیا ہے جو روایتی دینی تعلیم اور جدید تعلیمی ضروریات کے درمیان توازن قائم کرتا ہے اور طلبہ کو علمی و عملی دونوں میدانوں میں مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل بناتا ہے۔<sup>4</sup>

#### 5. میڈیا کا مؤثر استعمال

دعوتِ اسلامی نے دعوتی حکمتِ عملی میں میڈیا اور جدید ڈیجیٹل ذرائع کو ایک مؤثر اور منظم ذریعہٴ ابلاغ کے طور پر استعمال کیا ہے، جس کا مقصد دعوتِ دین کو عالمی سطح پر وسیع، تیز اور مؤثر انداز میں پہنچانا ہے۔ اس سلسلے میں مدنی چینل کے ذریعے باقاعدہ دینی بیانات، دروس، تربیتی پروگرامز اور اصلاحی نشریات نشر کی جاتی ہیں، جو مختلف طبقات تک مسلسل رسائی فراہم کرتی ہیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، بیانات کی ریکارڈنگ، موبائل ایپلیکیشنز اور دیگر ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال سے دعوتی پیغام کو نہ صرف فوری طور پر پھیلا جاتا ہے بلکہ اسے مختلف زبانوں اور اسالیب میں پیش کر کے بین الاقوامی سطح پر بھی قابل فہم بنایا جاتا ہے۔ اس میڈیا پر مبنی حکمتِ عملی کی بدولت دعوتی کام کی رفتار، وسعت اور اثر پذیری میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، اور دعوتِ اسلامی نے جدید ذرائع ابلاغ کو دعوتِ دین کے فروغ کے لیے ایک مؤثر پلیٹ فارم کے طور پر کامیابی سے استعمال کیا ہے۔

#### 6. آن لائن دعوت و تعلیم

دعوتِ اسلامی نے عصر حاضر میں دعوتی سرگرمیوں کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے آن لائن دعوت و تعلیم کا ایک مؤثر نظام قائم کیا ہے، جس کے ذریعے انٹرنیٹ کو دعوت، تعلیم اور تربیت کے ایک فعال ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس نظام کے تحت مختلف آن لائن دروس، کورسز اور تربیتی پروگرامز منعقد کیے جاتے ہیں، جن میں دنیا بھر سے افراد باآسانی شرکت کر سکتے ہیں۔<sup>5</sup> اس حکمتِ عملی نے جغرافیائی حدود کو ختم کرتے ہوئے علم دین کی ترسیل کو عالمی سطح پر ممکن بنایا ہے، جس سے مختلف ممالک اور طبقات کے افراد اپنی سہولت کے مطابق دینی تعلیم اور تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ آن لائن نظام کی خصوصیت اس کی رسائی، تسلسل اور سہولت ہے، جو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دعوتی پیغام کو زیادہ وسیع اور مؤثر بناتا ہے، اور یوں دعوتِ اسلامی نے ڈیجیٹل دور کے تقاضوں کے مطابق دعوتِ دین کو ایک نئی جہت فراہم کی ہے۔<sup>6</sup>

#### 7. مدنی انعامات و رسائل

دعوتِ اسلامی کے دعوتی و اصلاحی نظام میں "مدنی انعامات" اور مختلف رسائل و کتب ایک اہم تعلیمی و تربیتی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں، جن کا مقصد افراد کی عملی زندگی میں تدریجی اور منظم اصلاح پیدا کرنا ہے۔ مدنی انعامات دراصل ایک منظم چیک لسٹ اور خود احتسابی کا نظام ہے جس کے ذریعے افراد اپنے روزمرہ اعمال، عبادات، اخلاق اور معاشرتی رویوں کا جائزہ لیتے ہیں، جس سے ان میں دینی شعور اور خود نگرانی کا احساس بیدار ہوتا ہے۔ اسی طرح دعوتِ اسلامی کی طرف سے شائع ہونے والا آسان، عام فہم اور اصلاحی لٹریچر جیسے رسائل اور کتب، افراد کو دین کی بنیادی تعلیمات اور عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جو ہر عمر اور تعلیمی سطح کے افراد کے لیے قابل استفادہ ہوتے ہیں۔ یہ دونوں ذرائع نہ صرف انفرادی اصلاح کو فروغ دیتے ہیں بلکہ اجتماعی سطح پر دینی ماحول کی بہتری اور اخلاقی بیداری میں بھی مؤثر کردار ادا کرتے ہیں، یوں مدنی انعامات اور رسائل دعوتی نظام میں عملی تربیت اور فکری رہنمائی کا ایک مربوط ذریعہ ہیں۔<sup>7</sup>

#### 8. شخصی و اجتماعی اصلاح کا مربوط طریقہ

دعوتِ اسلامی نے دعوت و اصلاح کے عمل میں شخصی و اجتماعی اصلاح کے لیے ایک مربوط اور مؤثر طریقہ کار اختیار کیا ہے، جس میں فرد کی سطح پر براہ راست رابطہ اور معاشرتی سطح پر اجتماعی سرگرمیوں دونوں کو یکساں اہمیت دی گئی ہے۔ اس اسلوب کے تحت انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے لوگوں کی ذہنی و عملی کیفیت کو سمجھ کر انہیں حکمت، نرمی اور حسن اخلاق کے ساتھ دین کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مریضوں کی عیادت، خوشی و غم کی تقریبات میں شرکت، اور معاشرتی تعلقات کو مضبوط بنانے کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں محبت، اعتماد اور دینی وابستگی پیدا کی جاتی ہے۔ یہ طریقہ کار محض نظری دعوت تک محدود نہیں بلکہ عملی تعلق اور انسانی ہمدردی پر مبنی ہے، جس سے مخاطب کے دل میں قبولیت اور اثر پذیری زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ یوں یہ مربوط اسلوب فرد کی اصلاح کے ساتھ ساتھ معاشرتی روابط کو بھی دینی اقدار کے مطابق استوار کرتا ہے، جس کے نتیجے میں ایک مثبت اور باہمی احترام پر مبنی معاشرتی ماحول تشکیل پاتا ہے۔<sup>8</sup>

## 9. تخصصی کورسز و تربیتی پروگرامز

دعوتِ اسلامی نے دعوتی کام کو مؤثر اور منظم بنانے کے لیے تخصصی کورسز اور تربیتی پروگرامز کا ایک مربوط نظام قائم کیا ہے، جس کا بنیادی مقصد ایسے مبلغین تیار کرنا ہے جو علمی، عملی اور دعوتی صلاحیتوں سے مکمل طور پر آراستہ ہوں۔ ان کورسز میں مختصر دورانیے کے شارٹ پروگرامز سے لے کر تفصیلی دعوتی ٹریننگ تک مختلف مراحل شامل ہوتے ہیں، جن کے ذریعے شرکاء کو خطابت، فہمِ دین، مخاطب کی نفسیات، اور مؤثر اندازِ دعوت جیسے اہم پہلوؤں کی عملی تربیت دی جاتی ہے۔ اس نظام کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں صرف نظری تعلیم پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ عملی مشق، اسباق کی تطبیق، اور فیلڈ ایکسپوزر کے ذریعے شرکاء کو حقیقی دعوتی ماحول کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ تخصصی تربیتی پروگرامز ایسے افراد تیار کرنے میں معاون ہیں جو مختلف طبقات تک مؤثر انداز میں دین کا پیغام پہنچا سکیں اور معاشرتی سطح پر مثبت دینی اثرات مرتب کر سکیں۔<sup>9</sup>

## 10. عالمی سطح پر دعوتی نیٹ ورک

دعوتِ اسلامی نے دعوتِ دین کے فروغ کے لیے ایک وسیع اور منظم عالمی نیٹ ورک قائم کیا ہے، جس کے تحت مختلف ممالک میں دعوتی مراکز، مساجد، تربیتی حلقے اور اجتماعات کے ذریعے دینی پیغام کو بین الاقوامی سطح پر عام کیا جا رہا ہے۔ اس عالمی ڈھانچے کی بدولت مختلف ثقافتوں، زبانوں اور معاشرتی پس منظر رکھنے والے افراد تک دعوتِ اسلام مؤثر انداز میں پہنچ رہی ہے، جس سے دین کی عالمی سطح پر قبولیت اور فہم میں اضافہ ہوا ہے۔ اس نظام کی خاص بات یہ ہے کہ یہ محض وقتی یا مقامی سرگرمیوں تک محدود نہیں بلکہ ایک مستقل، منظم اور ادارہ جاتی حکمتِ عملی پر قائم ہے، جو تدریج، حکمت، تنظیم اور جدید ذرائع کے استعمال کو بنیاد بناتی ہے۔ ان تمام اسالیب کے نتیجے میں دعوتی عمل زیادہ قابلِ رسائی، مؤثر اور ہمہ گیر صورت اختیار کر چکا ہے، جس نے دعوتِ اسلامی کو عالمی سطح پر ایک فعال اور مؤثر دعوتی تحریک کے طور پر نمایاں کیا ہے۔<sup>10</sup>

## تبلیغی جماعت کے جدید دعوتی اسالیب

تبلیغی جماعت نے اگرچہ اپنی بنیاد میں سادہ اور روایتی اسلوبِ دعوت کو برقرار رکھا ہے، تاہم عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق اس کے طریق کار میں بعض تنظیمی اور عملی جدتیں بھی شامل ہوئی ہیں، جنہوں نے اس کی دعوتی سرگرمیوں کو زیادہ مؤثر اور منظم بنا دیا ہے۔ اس کے نمایاں جدید (یا منظم شدہ) اسالیب درج ذیل ہیں:

## 1. منظم جماعتی نظام (خروج فی سبیل اللہ)

تبلیغی جماعت نے اپنے دعوتی نظام کو انفرادی کوشش کے بجائے منظم جماعتی انداز میں استوار کیا ہے، جس کی بنیادی صورت "خروج فی سبیل اللہ" ہے۔ اس اسلوب کے تحت افراد کو ایک تربیتی و دعوتی ماحول میں اجتماعی شکل دی جاتی ہے، جہاں وہ باقاعدہ جماعتوں کی صورت میں مختلف مدتوں مثلاً 3 دن، 40 دن اور 4 ماہ کے لیے دعوتی سفر اختیار کرتے ہیں۔ یہ سفر ایک منظم شیڈول اور طے شدہ اصولوں کے مطابق ہوتا ہے، جس میں نماز کی پابندی، ذکر و عبادات، اور عملی دعوتی مشق کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اس نظام کا مقصد افراد کی انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ انہیں اجتماعی نظم و ضبط، دینی شعور اور دعوتی جذبے سے آراستہ کرنا ہے، تاکہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں واپس جا کر عملی طور پر دین کی دعوت کو مؤثر انداز میں پیش کر سکیں۔<sup>11</sup>

## 2. اوقات کی تعیین اور ترتیب

تبلیغی جماعت کے دعوتی نظام میں وقت کی تعیین اور منظم ترتیب کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، جس کے ذریعے دعوتی سرگرمیوں میں تسلسل، نظم اور عملی استحکام پیدا کیا گیا ہے۔ اس اسلوب کے تحت روزانہ کے معمولات میں عبادات، ذکر و انکار اور دینی تعلیم کو ایک واضح ترتیب دی جاتی ہے، جبکہ ہفتہ وار بنیادوں پر "گشت" کے ذریعے قریبی علاقوں میں جا کر نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔<sup>12</sup> اسی طرح سالانہ اور طویل المدتی جماعتی نظام کے تحت مختلف مدتوں کے لیے دعوتی سفر منظم کیے جاتے ہیں، جس سے افراد میں تسلسل کے ساتھ دینی وابستگی اور عملی تربیت کا عمل جاری رہتا ہے۔ اس منظم وقت بندی کا مقصد صرف دعوتی کام کو منظم کرنا نہیں بلکہ افراد میں نظم و ضبط، پابندی وقت اور دینی ذمہ داریوں کا شعور پیدا کرنا بھی ہے، جس کے نتیجے میں دعوتی عمل زیادہ مؤثر، مستقل اور نتیجہ خیز بن جاتا ہے۔<sup>13</sup>

### 3. چھ نکات پر مبنی دعوتی نصاب

تبلیغی جماعت کے دعوتی و تربیتی نظام کی بنیاد ”چھ نکات“ پر رکھی گئی ہے، جو ایک سادہ، جامع اور عملی نصاب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان نکات میں ایمان کی درستی، نماز کی پابندی، علم و ذکر کا اہتمام، اکرام مسلم، اخلاص نیت اور دعوت و تبلیغ شامل ہیں۔ اس نصاب کی خاص بات اس کی سادگی اور عمومیت ہے، جس کی بدولت ہر طبقہ فکر اور ہر تعلیمی سطح کا فرد اسے آسانی سمجھ اور اپنی زندگی میں نافذ کر سکتا ہے۔ یہ چھ اصول محض نظری تعلیم نہیں بلکہ عملی تربیت کا ایک ایسا خاکہ فراہم کرتے ہیں جو فرد کی ذاتی اصلاح سے لے کر اجتماعی بہتری تک رہنمائی کرتا ہے۔ اس منہج کے ذریعے افراد میں دینی شعور، اخلاقی استحکام اور دعوتی جذبہ پیدا کیا جاتا ہے، جس سے وہ اپنے ماحول میں مثبت دینی اثرات قائم کرنے کے قابل بنتے ہیں۔

### 4. مسجد مرکز نظام

تبلیغی جماعت کے دعوتی منہج میں ”مسجد مرکز نظام“ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جس کے تحت مسجد کو محض عبادت گاہ کے بجائے ایک ہمہ گیر دینی و تربیتی مرکز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس نظام میں مساجد کو دعوت، تعلیم اور تربیت کی سرگرمیوں کا محور بنایا جاتا ہے، جہاں باقاعدہ بیانات، دینی دروس اور عملی تربیتی نشستوں کے ذریعے افراد کی اصلاح کا عمل جاری رکھا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کی خاص بات یہ ہے کہ یہ دعوتی سرگرمیوں کو مقدس دینی ماحول سے جوڑ دیتا ہے، جس سے افراد میں روحانی اثر پذیری اور دینی وابستگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ مسجد میں ہونے والی یہ سرگرمیاں نہ صرف مقامی سطح پر دینی شعور کو فروغ دیتی ہیں بلکہ افراد کو عملی طور پر دین کے قریب لانے میں بھی مؤثر کردار ادا کرتی ہیں، یوں مسجد مرکز نظام تبلیغی جماعت کے دعوتی ڈھانچے میں ایک بنیادی اور مؤثر ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔<sup>14</sup>

### 5. عالمی اجتماعات

تبلیغی جماعت کے دعوتی نظام میں عالمی اجتماعات کو مرکزی اور نمایاں حیثیت حاصل ہے، جن کے ذریعے وسیع پیمانے پر اجتماعی تربیت، ترغیب اور اصلاح کا عمل انجام دیا جاتا ہے۔ ان اجتماعات میں دنیا بھر سے لاکھوں افراد شرکت کرتے ہیں، جہاں انہیں دینی تعلیم، عملی تربیت اور دعوتی شعور کے فروغ کے لیے منظم پروگرامز فراہم کیے جاتے ہیں۔ خصوصاً رائیونڈ جیسے بڑے سالانہ اجتماعات اس نظام کی نمایاں مثال ہیں، جہاں افراد ایک روحانی و تربیتی ماحول میں جمع ہو کر اپنی دینی وابستگی کو مضبوط کرتے ہیں اور عملی زندگی میں دین کے نفاذ کے لیے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ ان اجتماعات کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ فرد کی اصلاح کے ساتھ ساتھ اجتماعی شعور کو بھی بیدار کرتے ہیں اور مختلف خطوں کے افراد کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے دینی اتحاد اور اخوت کو فروغ دیتے ہیں، یوں یہ عالمی اجتماعات تبلیغی جماعت کے دعوتی ڈھانچے میں ایک مؤثر اور ہمہ گیر کردار ادا کرتے ہیں۔<sup>15</sup>

### 6. سادگی اور عملی دعوت

تبلیغی جماعت کے دعوتی منہج کی ایک بنیادی خصوصیت سادگی اور عملی دعوت ہے، جس میں محض خطابت، تحریر یا میڈیا پر انحصار کے بجائے عملی نمونہ، حسن اخلاق اور براہ راست ملاقات کے ذریعے دین کی دعوت کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس اسلوب میں داعی خود اپنی عملی زندگی کو دعوت کا ذریعہ بناتا ہے، تاکہ اس کا کردار، گفتار اور رویہ مخاطب کے لیے اثر انگیز مثال بن سکے۔ اسی طرح بالمشافہ دعوت کے ذریعے افراد سے براہ راست رابطہ قائم کر کے انہیں نرمی، حکمت اور محبت کے ساتھ دین کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار کی خاص بات یہ ہے کہ یہ رسمی اور پیچیدہ ذرائع کے بجائے سادگی، اخلاص اور عملی تاثیر پر زور دیتا ہے، جس سے مخاطب کے دل پر گہرا اثر مرتب ہوتا ہے اور دینی رجحان پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔<sup>16</sup>

### 7. تربیتی نشستیں (تعلیم و مشورہ)

تبلیغی جماعت کے دعوتی و تربیتی نظام میں روزانہ کی بنیاد پر ”تعلیم و مشورہ“ کا منظم سلسلہ ایک بنیادی ستون کی حیثیت رکھتا ہے، جس کے ذریعے افراد کی فکری، اخلاقی اور عملی تربیت کو مسلسل اور تدریجی انداز میں پروان چڑھایا جاتا ہے۔ اس نظام میں روزانہ دینی تعلیم کے حلقے منعقد کیے جاتے ہیں، جن میں عموماً فضائل اعمال جیسے نصوص کا مطالعہ اور اس کی روشنی میں عملی اصلاح پر زور دیا جاتا ہے۔<sup>17</sup> اسی کے ساتھ باقاعدہ مشورے کا نظام بھی موجود ہوتا ہے، جس میں جماعتی امور، فرد کی اصلاح اور آئندہ کے دعوتی منصوبوں پر اجتماعی غور و فکر کیا جاتا ہے۔ اس مسلسل تربیتی عمل کا مقصد افراد میں دینی شعور، اخلاص، نظم و ضبط اور عملی دعوتی جذبہ پیدا کرنا

ہے، تاکہ وہ اپنے ماحول میں مؤثر انداز میں دین کی دعوت کو پیش کر سکیں اور اپنی عملی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال سکیں۔<sup>18</sup>

#### 8. عالمی وسعت مگر غیر رسمی ڈھانچہ

تبلیغی جماعت کی ایک نمایاں خصوصیت اس کا عالمی سطح پر پھیلاؤ ہے، جس کے باوجود اس نے اپنے اندر رسمی ادارہ جاتی ڈھانچے اور میڈیا نیٹ ورک کو محدود رکھا ہے۔ اس حکمت عملی کے تحت تحریک کا زور تنظیمی پیچیدگیوں یا ابلاغی ذرائع کے بجائے سادگی، اخلاص اور براہ راست دعوتی تعلق پر مرکوز رہتا ہے۔ مختلف ممالک میں اس کے مراکز اور سرگرمیاں موجود ہونے کے باوجود مجموعی نظام غیر رسمی نوعیت کا حامل ہے، جس میں مرکزی ادارہ جاتی کنٹرول یا جدید میڈیا پر انحصار کم رکھا گیا ہے۔ اس طرز عمل کا مقصد دعوتی کام میں تصنع کے بجائے اخلاص کو برقرار رکھنا اور افراد کی عملی تربیت کو براہ راست تجربے اور صحبت کے ذریعے ممکن بنانا ہے، تاکہ دینی دعوت اپنی سادگی اور اثر پذیری کے ساتھ مختلف معاشروں میں جاری و ساری رہے۔<sup>19</sup>

#### 9. افراد سازی (Grassroots Approach)

تبلیغی جماعت کے دعوتی منہج میں "افراد سازی" یا گراس روٹ اپروچ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ ہر فرد کو عملی طور پر داعی بنایا جائے۔ اس تصور کے تحت دعوت کا آغاز کسی بڑے ادارے یا مرکزی سطح سے نہیں بلکہ عام افراد کی تربیت اور اصلاح سے کیا جاتا ہے، تاکہ ہر شخص اپنے ماحول میں دین کی دعوت دینے کا فریضہ انجام دے سکے۔ اس طریقہ کار میں فرد کی ذاتی اصلاح، اخلاقی تربیت اور عملی مشق کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ اپنے گھر، محلے اور معاشرے میں دعوتی کردار ادا کرنے کے قابل بنتا ہے۔ اس گراس روٹ اپروچ کی خاص بات اس کی تدریجی اور فطری توسیع ہے، جس میں دعوت اوپر سے نازل ہونے کے بجائے نیچے سے اوپر کی طرف پھیلتی ہے اور رفتہ رفتہ پورے معاشرے کو متاثر کرتی ہے۔<sup>20</sup>

#### 10. براہ راست دعوت (گشت) / Door-to-door

تبلیغی جماعت کے دعوتی نظام میں براہ راست دعوت، یعنی گھر گھر اور بازاروں میں جا کر بالمشافہ نیکی کی دعوت دینا، ایک بنیادی اور مؤثر اسلوب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس طریقہ کار میں افراد کو ان کے روزمرہ ماحول میں جا کر نرمی، حکمت اور عملی مثال کے ذریعے دین کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے، جس سے دعوت کا اثر زیادہ گہرا اور عملی بنتا ہے۔ "گشت" کے ذریعے چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں قریبی علاقوں میں دعوتی رابطہ قائم کیا جاتا ہے، تاکہ معاشرے کے ہر طبقے تک دین کا پیغام براہ راست پہنچ سکے۔ اس اسلوب کی خاص بات یہ ہے کہ یہ جدید ذرائع ابلاغ کے بجائے انسانی رابطے، اخلاص اور عملی کردار پر انحصار کرتا ہے، جس سے دعوتی عمل میں سادگی کے ساتھ ساتھ تاثیر بھی برقرار رہتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تبلیغی جماعت نے ٹیکنالوجی یا ادارہ جاتی پیچیدگی کے بجائے تنظیم، تسلسل اور سادہ مگر عملی دعوتی طریقوں کو اپنی بنیادی قوت بنایا ہے، جس کے ذریعے یہ آج بھی عالمی سطح پر ایک مؤثر اور فعال دعوتی تحریک کے طور پر اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔<sup>21</sup>

تقابلی جائزہ

دعوتِ اسلامی اور تبلیغی جماعت دونوں عصر حاضر کی نمایاں دعوتی تحریکیں ہیں، تاہم ان کے جدید اسالیب دعوت میں واضح فرق اور کچھ مشترک پہلو بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:

تنظیمی و ادارہ جاتی انداز:

دعوتِ اسلامی کا تنظیمی و ادارہ جاتی انداز ایک باقاعدہ، مربوط اور کثیر الجہتی ڈھانچے پر قائم ہے، جس میں دعوتی سرگرمیوں کو مؤثر بنانے کے لیے مختلف شعبہ جات (مجالس) تشکیل دیے گئے ہیں، جو تعلیم، تربیت، میڈیا، فلاحی خدمات اور دعوتی امور کو الگ الگ مگر باہم مربوط انداز میں سرانجام دیتے ہیں۔ اس کے تحت جامعات المدینہ، مدارس المدینہ اور دارالمدینہ جیسے تعلیمی ادارے، دارالسنہ جیسے تربیتی مراکز، اور مدنی چینل و ڈیجیٹل پلیٹ فارمز جیسے میڈیا ونگ نہ صرف دینی پیغام کی منظم ترسیل کو یقینی بناتے ہیں بلکہ ایک ہمہ گیر دعوتی نظام کی تشکیل کرتے ہیں، جس میں منصوبہ بندی، نگرانی اور کارکردگی کا باقاعدہ نظام موجود ہے۔ اس کے برعکس تبلیغی جماعت کا تنظیمی ڈھانچہ نسبتاً غیر رسمی، سادہ اور غیر ادارہ جاتی نوعیت کا حامل ہے، جہاں مرکزی توجہ فردی اصلاح کے لیے جماعتی خروج، مسجدی ماحول اور باہمی مشاورت پر مرکوز رہتی ہے۔ اس نظام میں اگرچہ عالمی سطح پر پھیلاؤ موجود ہے،

تاہم رسمی شعبہ جاتی تقسیم، میڈیا نیٹ ورک یا تعلیمی ادارہ جاتی وسعت کم نظر آتی ہے، اور دعوت کا انحصار زیادہ تر بالمشافہ ابلاغ، سادہ نصاب (چھ نکات) اور روحانی و عملی تربیت پر ہوتا ہے۔ یوں تحقیقی طور پر یہ واضح ہوتا ہے کہ دعوتِ اسلامی ایک منظم ادارہ جاتی ماڈل کے ذریعے دعوت کو وسعت اور تنوع فراہم کرتی ہے، جبکہ تبلیغی جماعت سادگی، غیر رسمی نظم اور براہ راست انسانی رابطے کے ذریعے دعوت میں گہرائی اور اثر پیدا کرتی ہے۔

میڈیا اور ٹیکنالوجی کا استعمال:

میڈیا اور ٹیکنالوجی کے استعمال کے حوالے سے دعوتِ اسلامی نے عصر حاضر کے تقاضوں کو بھرپور انداز میں اختیار کرتے ہوئے ایک جامع ڈیجیٹل و ابلاغی حکمت عملی اپنائی ہے، جس کے تحت مدنی چینل، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز، موبائل ایپلیکیشنز اور آن لائن تعلیمی نظام کے ذریعے دعوتی پیغام کو نہایت تیزی اور وسعت کے ساتھ عالمی سطح پر پھیلایا جا رہا ہے۔ یہ نرائع نہ صرف جغرافیائی حدود کو ختم کرتے ہیں بلکہ مختلف زبانوں اور انداز بیان کے ذریعے متنوع طبقات تک مؤثر رسائی بھی ممکن بناتے ہیں، جس سے دعوتی اثر پذیری میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس تبلیغی جماعت عمومی طور پر جدید میڈیا اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے گریز کرتی ہے اور اپنی دعوتی حکمت عملی کو بالمشافہ رابطے، ذاتی ملاقات، مسجدی ماحول اور عملی نمونے تک محدود رکھتی ہے، جہاں دعوت کا اصل زور انسان سے انسان کے براہ راست تعلق اور سادہ مگر مؤثر انداز ترغیب پر ہوتا ہے۔ اس تقابل سے واضح ہوتا ہے کہ دعوتِ اسلامی نے جدید نرائع کو دعوت کی وسعت اور رفتار کے لیے استعمال کیا، جبکہ تبلیغی جماعت نے روایتی اور شخصی اسلوب کو ترجیح دے کر دعوت میں اخلاص، سادگی اور گہرائی کو برقرار رکھا ہے۔

تعلیمی و تربیتی نظام:

تعلیمی و تربیتی نظام کے پہلو سے دعوتِ اسلامی نے ایک منظم، ہمہ جہت اور نصاب پر مبنی ڈھانچہ قائم کیا ہے، جس کے تحت جامعات المدینہ، مدارس المدینہ اور دارُالمدینہ جیسے اداروں کے ذریعے باقاعدہ دینی و عصری تعلیم فراہم کی جاتی ہے، جبکہ دارُ السنہ جیسے تربیتی مراکز میں عملی اصلاح، اخلاقی تربیت اور دعوتی مہارتوں کو منظم انداز میں پروان چڑھایا جاتا ہے۔ اس نظام کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نصاب، درجہ بندی، نگرانی اور عملی تربیت کے باقاعدہ مراحل شامل ہیں، جو ایک فرد کو علمی و عملی دونوں اعتبار سے داعی بنانے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس تبلیغی جماعت کا تعلیمی و تربیتی انداز زیادہ تر غیر رسمی اور عملی نوعیت کا ہے، جہاں باقاعدہ ادارہ جاتی نصاب کے بجائے فضائل اعمال کی تعلیم، روزمرہ درس، اور صحبتِ صالحین کے ذریعے افراد کی اصلاح کی جاتی ہے۔ اس میں سیکھنے کا عمل زیادہ تر تجرباتی (experiential) ہوتا ہے، جہاں جماعتی خروج، مشورہ اور عملی مشق کے ذریعے دینی شعور اور عمل کی تربیت دی جاتی ہے۔ یوں تحقیقی طور پر یہ فرق سامنے آتا ہے کہ دعوتِ اسلامی ایک باقاعدہ تعلیمی و تربیتی ماڈل کے ذریعے منظم تیاری پر زور دیتی ہے، جبکہ تبلیغی جماعت سادہ، غیر رسمی اور عملی تربیت کے ذریعے افراد کی تدریجی اصلاح کو ترجیح دیتی ہے۔

دعوتی طریق کار:

دعوتی طریق کار کے اعتبار سے تبلیغی جماعت کا بنیادی اسلوب "خروج فی سبیل اللہ" پر قائم ہے، جس میں افراد جماعتوں کی صورت میں مساجد کو مرکز بنا کر گھر گھر جا کر بالمشافہ دعوت دیتے ہیں، اور ذاتی رابطہ، حسن اخلاق اور عملی نمونے کے ذریعے لوگوں کو دین کی طرف مائل کرتے ہیں؛ اس طریقہ کار میں سادگی، تسلسل اور براہ راست انسانی تعلق کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، جس کے نتیجے میں دعوت میں گہرائی اور اثر پذیری پیدا ہوتی ہے۔ اس کے برعکس دعوتِ اسلامی نے مدنی قافلوں، بڑے اجتماعات، درس و بیانات، تخصصی کورسز اور جدید میڈیا کے استعمال کو یکجا کر کے ایک کثیر الجہتی دعوتی نظام تشکیل دیا ہے، جس کے ذریعے نہ صرف بالمشافہ دعوت دی جاتی ہے بلکہ تعلیمی، تربیتی اور ڈیجیٹل نرائع کے ذریعے مختلف طبقات تک بیک وقت رسائی حاصل کی جاتی ہے۔ یوں تحقیقی طور پر یہ واضح ہوتا ہے کہ تبلیغی جماعت کا طریق کار براہ راست اور سادہ دعوت پر مرکوز ہے، جبکہ دعوتِ اسلامی کا انداز متنوع، منظم اور ہمہ جہت ہے، جو دعوت کے دائرہ اثر کو وسعت دینے کے ساتھ اس کی مختلف سطحوں پر اثر انگیزی کو بھی بڑھاتا ہے۔

نصاب و اصول:

نصاب و اصول کے حوالے سے تبلیغی جماعت نے ایک نہایت سادہ، جامع اور یکساں فکری ڈھانچہ اختیار کیا ہے جو "چھ نکات" پر مشتمل ہے۔ یہ چھ اصول ایمان کی مضبوطی، نماز کی پابندی، علم و ذکر، اکرام مسلم، اخلاص نیت اور دعوت و تبلیغ جیسے بنیادی دینی تصورات کو نہایت آسان اور قابل فہم انداز میں پیش کرتے ہیں، جس کا مقصد ہر سطح

کے فرد کو بغیر پیچیدگی کے دین کی بنیادی روح سے جوڑنا ہے۔ اس سادگی کی وجہ سے یہ نصاب ہر عمر، ہر طبقے اور ہر تعلیمی پس منظر کے افراد کے لیے قابل عمل اور قابل فہم رہتا ہے، اور اسی کے ذریعے افراد کی تدریجی اصلاح کا عمل آگے بڑھتا ہے۔ اس کے برعکس دعوتِ اسلامی نے ایک متنوع اور مرحلہ وار نصابی نظام تشکیل دیا ہے، جس میں مختلف کورسز، مدنی انعامات کا عملی نظام، تخصصی دعوتی و تربیتی پروگرامز اور مختلف سطحوں کے تعلیمی و عملی اسباق شامل ہیں۔ اس نصاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ افراد کی علمی، عملی اور اخلاقی تربیت کو الگ الگ مراحل میں منظم کرتا ہے، تاکہ ہر فرد اپنی استعداد اور ضرورت کے مطابق ترقی کر سکے۔ یوں دیکھا جائے تو تبلیغی جماعت کا نصاب سادگی اور عمومی فہم پر مبنی ہے، جبکہ دعوتِ اسلامی کا نظام تنوع، تخصص اور منظم تربیتی ارتقاء کو بنیاد بناتا ہے۔

دعوت کا دائرہ اور حکمتِ عملی:

دعوت کے دائرہ اور حکمتِ عملی کے اعتبار سے دعوتِ اسلامی نے عصر حاضر کے سماجی اور فکری تنوع کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک منظم اور طبقاتی (segment-based) دعوتی ماڈل اختیار کیا ہے، جس کے تحت طلبہ، خواتین، پیشہ ور افراد، اساتذہ اور دیگر مختلف طبقات کے لیے الگ الگ تربیتی و دعوتی پروگرامز ترتیب دیے جاتے ہیں۔ اس حکمتِ عملی کا مقصد ہر طبقے کی ذہنی سطح، سماجی ضروریات اور عملی حالات کے مطابق دعوت کو مؤثر اور قابل قبول بنانا ہے، جس سے دعوتی پیغام کی اثر پذیری اور رسائی دونوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے برعکس تبلیغی جماعت ایک عمومی، سادہ اور یکساں دعوتی اسلوب اختیار کرتی ہے، جس میں تمام طبقات کے لیے ایک ہی نوعیت کا پیغام اور ایک جیسا عملی طریق کار اپنایا جاتا ہے، اور اس کا انحصار زیادہ تر بالمشافہ دعوت، جماعتی خروج اور مسجدی ماحول پر ہوتا ہے۔ اس تقابل سے واضح ہوتا ہے کہ دعوتِ اسلامی نے دعوت کو مختلف سماجی طبقات کے مطابق ڈھال کر اس کا دائرہ وسیع اور منظم بنایا ہے، جبکہ تبلیغی جماعت نے یکسانیت اور سادگی کو برقرار رکھتے ہوئے ہر طبقے تک ایک ہی بنیادی پیغام کے ذریعے رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

مشترک پہلو:

مشترک پہلو کے لحاظ سے دعوتِ اسلامی اور تبلیغی جماعت اگرچہ اپنے تنظیمی ڈھانچے، دعوتی حکمتِ عملی اور ذرائع ابلاغ کے استعمال میں مختلف انداز رکھتی ہیں، تاہم دونوں کا بنیادی فکری اور عملی محور ایک ہی ہے۔ دونوں تحریکیں اخلاص نیت کو دعوت و عمل کی اساس قرار دیتی ہیں اور فرد کی باطنی و ظاہری اصلاح کو اپنی دعوت کا مرکزی ہدف بناتی ہیں۔ اسی طرح نماز کی پابندی، سنت نبوی ﷺ کی اتباع، ذکر و عبادت کی پابندی اور اخلاقی اصلاح پر دونوں یکساں زور دیتی ہیں، جس سے فرد کے کردار سازی کے عمل کو تقویت ملتی ہے۔ مزید برآں دونوں تحریکوں کا مقصد محض انفرادی اصلاح نہیں بلکہ فرد کی اصلاح کے ذریعے اجتماعی اور معاشرتی سطح پر مثبت تبدیلی لانا ہے، تاکہ ایک ایسا صالح معاشرہ تشکیل دیا جا سکے جو دینی اقدار پر قائم ہو۔ اس لحاظ سے دونوں تحریکیں اپنے مختلف اسالیب کے باوجود اصلاح امت کے ایک ہی بنیادی مقصد کی حامل ہیں اور امتِ مسلمہ کی دینی و اخلاقی بہتری کے لیے مؤثر کردار ادا کر رہی ہیں۔

خلاصہ:

دعوتِ اسلامی اور تبلیغی جماعت کے دعوتی مناہج کا تجزیہ کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ دونوں تحریکیں اپنے اپنے فکری و عملی مزاج کے مطابق مختلف مگر مؤثر اسالیب اختیار کیے ہوئے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کا اسلوب ایک منظم ادارہ جاتی ڈھانچے، میڈیا کے بھرپور استعمال اور کثیر الجہتی دعوتی سرگرمیوں پر مبنی ہے، جس میں تعلیم، تربیت، نشر و اشاعت اور ڈیجیٹل ذرائع کو یکجا کر کے دعوت کے دائرہ کار کو وسیع کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس تبلیغی جماعت کا طریق کار سادگی، غیر رسمی تنظیم اور بالمشافہ دعوت پر قائم ہے، جہاں ذاتی تعلق، عملی نمونہ اور مسجدی ماحول کے ذریعے اصلاح معاشرہ کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس تقابل سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دعوتِ اسلامی جدید ذرائع اور منظم حکمتِ عملی کے ذریعے دعوت کو وسعت اور رسائی فراہم کرتی ہے، جبکہ تبلیغی جماعت سادگی اور براہ راست انسانی رابطے کے ذریعے دعوت میں گہرائی اور اثر انگیزی پیدا کرتی ہے۔ یوں دونوں تحریکیں مختلف اسالیب کے باوجود اپنے بنیادی مقصد یعنی اصلاح فرد و معاشرہ کے حصول میں مؤثر کردار ادا کر رہی ہیں۔

حوالہ جات

1. مولانا الیاس قادری، دعوتِ اسلامی کا تعارف، (لاہور: مکتبۃ المدینہ،)، 34۔
2. دعوتِ اسلامی، تعارف دعوتِ اسلامی (کراچی: مکتبۃ المدینہ)، 10۔

- 3 - مرکزی مجلس شوری دعوت اسلامی، مدنی قافلہ، 9- www.dawateislami.net
- 4 - دعوت اسلامی، سالانہ تعلیمی رپورٹس (عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی)۔
- 5 - مرکزی مجلس شوری دعوت اسلامی، ہفتہ وار مدنی حلقہ، 14-15
- 6 - مولانا تصور رضا عطاری مدنی، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی کی ریسرچ لائبریری کا تعارف و خدمات، المدینۃ العلمیہ کراچی، 2022ء، 5
- 7 - مرکزی مجلس شوری دعوت اسلامی، مدنی انعامات، 16- www.dawateislami.net
- 8 - محمد بلال رضا عطاری، المدینۃ العلمیہ، دعوت اسلامی، شعبہ اصلاحی کتب، مکتبۃ المدینہ، کراچی، 2012ء، 21
- 9 - مرکزی مجلس شوری، مدنی کام کی جھلکیاں، مکتبۃ المدینہ، کراچی، 10؛ مرکزی مجلس شوری، دعوت اسلامی کی جھلکیاں، مکتبۃ المدینہ، کراچی، 12
- 10 - مرکزی مجلس شوری، دعوت اسلامی کی جھلکیاں، 13
- 11 - شاہد بخاری، آنکھ جو دیکھتی ہے تبلیغی جماعت، روزنامہ سرزمین لاہور، 17 نومبر 2025- www.dailaysarzameen.com
- 12 - مفتی محمود حسن گنگوہی، فتاویٰ محمودیہ، کتاب الایمان، باب التبلیغ، تبلیغی چلہ کا حکم، ط:ادارۃ الفاروق، 4 / 222
- 13 - مولانا محمد یوسف لدھیانوی، آپ کے مسائل اور ان کا حل، مکتبہ لدھیانوی، 9/ 145
- 14 - دارالافتاء، جامعہ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی، کیا تبلیغی جماعت کے سہ روزہ چلہ وغیرہ، تیجے چالیسویں وغیرہ کی طرح بدعت ہیں؟، فتویٰ نمبر 144502100534 : ، / https://www.banuri.edu.pk/
- 15 - Encyclopaedia Britannica, "Tablighi Jamaat," accessed April 19, 2026, <https://www.britannica.com/topic/Tablighi-Jamaat>.
- 16 - Barbara D. Metcalf, *Islamic Revival in British India: Deoband, 1860–1900* (Princeton: Princeton University Press, 1982).
- 17 - محمد زکریا کاندھلوی، فضائل اعمال فضائل ذکر و تبلیغ، (کراچی: مکتبۃ الشیخ)، 173
- 18 - Muhammad Khalid Masud, ed., *Travellers in Faith: Studies of the Tablighi Jama'at as a Transnational Islamic Movement* (Leiden: Brill, 2000).
- 19 - Encyclopaedia Britannica, "Tablighi Jamaat," accessed April 19, 2026, <https://www.britannica.com/topic/Tablighi-Jamaat>.
- 20 - Barbara D. Metcalf, *Islamic Revival in British India: Deoband, 1860–1900* (Princeton: Princeton University Press, 1982).
- 21 - Muhammad Khalid Masud, ed. *Travellers in Faith: Studies of the Tablighi Jama'at as a Transnational Islamic Movement*. Leiden: Brill, 2000.